بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز منگل

فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۶ جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ - ۲۲ وفا ۱۳۴۸ھش - ۲۲ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۶۸

اخبارِ احمدیہ

● مری ۲۰ وفا - مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۱ وفا - محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ جسم کے بائیں حصہ میں ٹھنڈے پسینے بدستور آرہے ہیں۔ رات کو دوا کے بغیر نیند نہیں آتی لیکن گزشتہ رات دوا دینے کے باوجود نیند نہیں آئی کل دوبارہ "ای سی جی" لے کر لاہور بھجوایا گیا ہے۔ وہاں سے نتیجہ موصول ہونے پر مرض کی اصل کیفیت کا پتہ لگے گا۔ احباب جماعت درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین ۞

● ربوہ — مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے ۱۹ جولائی کی شام کو ۷ بجکر ۱۰ منٹ پر بذریعہ ٹرین ربوہ سے لائلپور روانہ ہوئے وہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز کوئٹہ اور کراچی ہوتے ہوئے آگے روانہ ہوں گے۔ اہلِ ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو بہت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریکِ جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۞

● مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مورخہ ۲۲ جولائی بروز منگل اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ ربوہ سے آپ کی روانگی اُس روز صبح چھ بجکر چالیس منٹ پر لاہور کی طرف جانے والی ایکسپریس گاڑی کے ذریعہ ہوگی۔ احباب اُس روز ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ ۞

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

● نائیجیریا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب میڈیکل مشنری بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا مبارک کرے اور آپ کو بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین ۞

(وکالتِ تبشیر)

● لاہور — مکرم خواجہ محمد شریف صاحب صدر حلقہ بیرون دہلی دروازہ کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے پتہ کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۞

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفسِ مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پا سکتا

اِس میں انسان اطمینان اور سکینت کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور اُس میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی بُعد نہیں رہتا

"مَیں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دُنیا میں مال و دولت اور دُنیا کی جھوٹی لذّتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے جب مرنے لگے اور اُن کو اس دُنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی اُن اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا تو اُن پر حسرتوں اور بیجا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے پس یہ بھی ایک قسم کا جہنّم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بیقراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔ اِس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل وعیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بیجا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں اور اُس کیلئے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں۔ اس کو اس بات کا علم نہیں ہوتا جب وہ اُن سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس گھڑی کی اُسے خبر نہیں ہوتی تب وہ ایک سخت بے چینی میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی چیز سے جب محبت ہو تو اُس سے جُدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک حیرتناک عذاب اور درد میں مُبتلا کر دیتی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفسِ مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پا سکتا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے اور لوّامہ میں اُسے شیطان سے ایک مجاہدہ اور جنگ کرنا ہوتا ہے کبھی وہ غالب آجاتا ہے اور کبھی شیطان مگر مطمئنّہ کی حالت ایک امن اور آرام کی حالت ہوتی ہے کہ وہ آرام سے بیٹھ جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں کہ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ۔ یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری حالت میں کس قدر آرام ہوتی ہے چنانچہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نفسِ مطمئنّہ اللہ کی طرف چلا آ۔ ظاہر کے لحاظ سے تو یہ مطلب ہے کہ جان کندن کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے مطمئن نفس اپنے رب کی طرف چلا آ۔ وہ تجھ سے خوش اور تُو اس سے راضی۔ چونکہ قرآن کیلئے ظاہر اور بطن دونوں ہے۔ اس لئے بطن کے لحاظ سے یہ مطلب ہے کہ اے اطمینان پر پہنچے ہوئے نفس اپنے رب کی طرف چلا آ یعنی تیری طبعًا یہ حالت ہو چکی ہے کہ تُو اطمینان اور سکینت کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہے اور تجھ میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی بُعد نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ وفا ۱۳۴۳ہش

[illegible]

جماعتِ احمدیّہ کی ذمّہ داری

جماعتِ احمدیہ کو علیٰ وجہ البصیرت ایمان حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ایمان یونہی قیاسات پر مبنی نہیں بلکہ اس کی ٹھوس وجوہات ہیں۔ اوّل بات اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ عظیم الشان نشانات ہیں جو آپ سے دکھائے اور جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم میرا جہاں ایک متقی کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیب پر ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ رسالت پر بھی ایمان لائے۔ چنانچہ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب اور ایمان بالرسل کامل ایمان کے لئے ضروری اجزاء ہیں۔ ان اجزاء میں سے ایمان بالغیب جزوِ اعظم ہے اور اس کے بعد ایمان بالکتب اور ایمان بالرسل اور ایمان بالملائکہ کی حیثیت ہے۔ ایمان بالکتب ایمان بالملائکہ اور ایمان بالرسل لازم ملزوم ہیں۔

الغرض رسالت پر ایمان لانا بھی لازمی ہے۔ ایک مسلمان جہاں اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتا ہے وہاں اس کا ایمان رسالت پر بھی محکم ہونا لازمی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان بالرسالت ایمان بالغیب کے لئے تجرباتی شہادت ہے اور ایمان بالغیب کے ارتقائی مقامات کے لئے ایک نہایت ضروری ذریعہ ہے۔ انسان صرف ایمان بالغیب سے انسانی اخلاقی ارتقاء کی وہ منازل طے نہیں کر سکتا جو اس کو اللہ تعالےٰ کی جنّت میں پہنچاتی ہیں اس لئے لازمی تھا کہ ایمان بالغیب کو حق الیقین کے درجہ تک پہنچایا جائے کیونکہ اللہ تعالےٰ پر حق الیقین ہی سے تمام نیک اعمال اپنی پوری شان کے ساتھ انسان سے ظہور پذیر ہو سکتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ کوئی انسان جو بائیسکل پر چڑھنا سیکھتا ہے تو وہ پہلے اس بات پر ایمان بالغیب رکھتا ہے کہ وہ بائیسکل پر چڑھنا سیکھ سکتا ہے۔ لیکن جب اس کے سامنے کوئی مثال پیش کی جاتی ہے تو اس کا ایمان بالغیب ترقی پا کر عین الیقین کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اور جب وہ خود مشق کر کے بائیسکل پر چڑھنا سیکھ جاتا ہے تو اس کا ایمان حق الیقین کے درجہ پہ قائم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رسالت ہمارے سامنے وہ شہادت پیش کرتی ہے جس سے ہم اللہ تعالےٰ کے وجود کے بارے میں حق الیقین کے درجہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ کے وجود کو پالیتے ہیں اور اس کو اس طرح محسوس کرنے لگتے ہیں جس طرح ہم اپنے حواسِ خمسہ سے مادی اشیاء کو محسوس کرتے ہیں تو گویا ہم حق الیقین کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔

اس طرح رسالت ایمان بالغیب کے درجہ سے اٹھا کر حق الیقین کے درجہ تک پہنچاتی ہے۔ رسول بھی چونکہ انسان ہوتے ہیں اس لئے ان کی زندگیاں بھی فانی ہوتی ہیں اس لئے ان کی تعلیمات کو آنے والے انسانوں میں قائم رکھنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے خلفاء ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ قائم ہوئی مگر یہ خلافت صرف ۳۰ سال تک چلی۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خلافت بھی ختم ہو گئی۔ نہیں خلافت قیامت تک رہنی ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت قیامت تک رہنی ہے اس لئے خلافت بھی قیامت تک چل جائے گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں، لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالےٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے پس جو شخص خلافت کو تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علّتِ غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالےٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسولِ کریم صلعم کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں۔" (شہادت القرآن)

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت قیامت تک جاری رہے گی۔ اس طرح جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے خلافت عطا کی ہے اس سے واضح ہے کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہے اور اس کی بہت سی ذمّہ داریاں ہیں۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نیکی کے مختلف راستے

"عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ، وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ"

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ صـ ۱)

(ترجمہ) حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسنِ سلوک کرو۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ فَقَالَ عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ جِمَاعُ کُلِّ خَیْرٍ وَعَلَیْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّہٗ رُهْبَانِیَّةُ الْمُسْلِمِ وَعَلَیْكَ بِذِكْرِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ نُوْرٌ لَّكَ۔

(ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے۔

والد مرحوم حضرت شیخ محمد دین صاحب کی یاد میں

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

۳

وہاں کے پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی سلطان محمود صاحب ہوا کرتے تھے خاکسار بھی کچھ عرصہ اس پرائمری سکول میں پڑھتا رہا۔ مولوی صاحب نیک فطرت اور شریف استاد تھے۔ والد صاحب کی تبلیغ سے احمدیت ان کے دل میں داخل ہوگئی۔ اور بعد میں انہوں نے احمدیت کی قبولیت کا اعلان بھی کر دیا

اسی لوٹھڑ کے علاقہ کا ذکر ہے ایک دفعہ مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب حال پروفیسر جامعہ احمدیہ کے والد بزرگوار مولوی عبدالعزیز صاحب والد صاحب کے پاس آئے۔ مجھے یہ واقعہ آج بھی خوب یاد ہے۔ کہ عشاء کی نماز کے بعد رات کے اندھیرے میں والد صاحب نے خاکسار کو ساتھ لیا۔ اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب کی معیت میں گاؤں سے باہر الگ تھلگ جگہ پر چلے گئے وہاں بہت دیر تک دعائیں کرتے رہے۔ دعا کرنا۔ دعا میں گریہ وزاری کرنا آج تک یاد ہے دعاؤں کا شغف والد صاحب کو آخر وقت تک رہا۔ ۱۹۱۱ء میں لوٹھڑ سے قادیان پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے گئے۔ قادیان کے ماحول۔ بزرگوں کی ملاقات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیارت سے بہت متاثر ہو کر واپس آئے۔ قادیان کے متعلق پہلے غیر از جماعت کی زبان سے جو غلط تاثرات سنے تھے۔ اب خود دیکھ کر قادیان جا کر بس جانے کی خواہش میں خاص جدت اور تیزی پیدا ہوگئی۔ احمدیت کے نور سے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو روشنی عطا کی تھی۔ اس کے باعث پٹواری کی ملازمت سے آپ کو نفرت ہونے لگی۔ ادھر قادیان جانے اور وہاں رہنے کی لگن آپ کو بے چین کرنے لگی ادھر برادری اور خاندان میں مخالفت کے آثار پیدا ہونے لگے۔ دعاؤں میں آپ لگے رہے اور خدا تعالیٰ سے قادیان ہجرت کر جانے کے لئے توفیق طلب کرتے رہے۔ اسی کشمکش کی حالت میں آپ کے دن اور راتیں گزرنے لگے کہ ملتان میں جماعت کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ قادیان کے بزرگ علماء تقریروں کے لئے پہنچے۔ والد صاحب اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ملتان چلے گئے۔ رخصت سے زائد ایک یا دو دن آپ کو ٹھہرنا پڑا۔ محکمہ کے افسران اعلیٰ میں رپورٹ ہوئی کہ منشی محمد دین پٹواری اپنے علاقہ اور ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے۔ آپ سے محکمہ نے باز پرس کی۔ آپ نے صحیح پوزیشن لکھ دی کہ اس زمانہ کے امام اور مامور من اللہ کی جماعت کا ملتان میں جلسہ تھا۔ قادیان سے اس جماعت کے بزرگ علماء آئے تھے۔ رخصت کا دن تھا جلسہ میں شمولیت کیلئے چلا گیا۔ بعد ازاں ایسی صورت حال پیدا ہوئی اور میں علاقہ میں بروقت نہ پہنچ سکا۔ اس جواب پر محکمہ کے افسر کچھ بھنائے۔ کسی نے مذہبی دیوانہ اور کسی نے کچھ کہا۔ ان دنوں ایکسین انگریز ہوتے تھے جب دورہ پر آیا تو اس نے جواب طلبی کی والد صاحب نے پہلے تو انگریز افسر کو بتایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود قادیان کی بستی میں ظاہر ہوگئے ہیں۔ اس کے حواری ملتان میں آرہے تھے۔ رخصت کا دن تھا میں ان کی تقریروں کو سننے چلا گیا۔ اور وقت پر واپس نہ آنے کی مجبوری بتائی۔ انگریز افسر نے کہا کہ آپ نے غلطی کی۔ والد صاحب نے کہا ہاں غلطی تو ہوئی اس پر انگریز افسر نے کہا ہم جانتے ہیں تم نمازی پرہیزگار ہو اور دیندار اور راستباز ہو آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا۔ اس پر باز پرس کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

عرصہ سے قادیان ہجرت کر جانے کی خواہش تڑپا رہی تھی۔ اس کو پورا کرنے کے لئے آپ نے سب سے پہلے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے ہجرت کر آنے کی اجازت دی جائے۔ اپنے حالات اور کوائف بھی لکھے۔ اور اپنی ساری برادری میں واحد احمدی ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ حضور نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ راہ مہربانی راہنمائی فرماتے ہوئے لکھا کہ جب روانہ ہوں تو بٹالہ اسٹیشن پر اپنا اسباب فلاں شخص کے نام بک کرائیں۔ جب یہ اجازت نامہ والد صاحب کو ملا تو آپ نے اپنے محکمہ نہر کے افسر اعلیٰ کے نام استعفیٰ لکھا۔ استعفیٰ کی جزئیات قابل ذکر ہے۔ اور تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنا استعفیٰ کئی صفحات میں لکھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد اور ظہور کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے کئی نشانات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ کر کے قادیان کی معاشرت کے کوائف لکھے اور بالآخر لکھا کہ پٹوار کی ملازمت اور دنیا داری سے میرے دل میں نفور پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ خواہش اور تڑپ ہے۔ کہ اسی پاک جماعت کے مرکز میں جا کر زندگی کے باقی دن گزاروں۔ چونکہ میں اس جماعت میں شامل ہوگیا ہوں جس ماحول میں گزشتہ کئی سالوں سے میں نے زندگی بسر کی ہے۔ اس گندے ماحول سے میرے دل میں بیزاری پیدا ہو چکی ہے۔ میں اب یہ ملازمت نہیں کر سکتا۔ استعفیٰ منظور کیا جائے۔ نیچے سے اوپر تک کے افسروں نے جب اسے پڑھا۔ جن میں ہندو بھی افسر تھے سکھ بھی افسر تھے اور مسلمان بھی۔ سب نے یہ کہا۔ کہ اس پٹواری نے تو ہمیں تبلیغ کی ہے۔ اور مذہبی دیوانگی قرار دیتے ہوئے افسران اعلیٰ نے آپ کے استعفیٰ کو نامنظور کرتے ہوئے لکھا درخواست کنندہ ایک مذہبی آدمی ہے۔ بہت دیانتدار ہے۔ اس کا استعفیٰ نامنظور کیا جاتا ہے۔ والد صاحب کو اس سے صدمہ ہوا۔ محکمہ نے باز رکھنے کے لئے مزید کوشش کی۔ اور بعض افسروں نے ترقی کے لئے امید بھی دلائی۔ لیکن ان دنیا داروں کو یہ خبر نہ تھی کہ اس شخص کے دل کی کیفیت بدل چکی ہے۔ خدا کے مامور کی بستی میں دھونی رما کر بیٹھ جانے کی لگن تھی اور جس نے آپ کو بے چین کر رکھا تھا۔

کچھ عرصہ بعد پھر آپ نے استعفیٰ لکھا۔ اور اس دفعہ اپنے استعفیٰ میں یہ بھی لکھ دیا کہ دنیا کی کوئی طاقت مجھے استعفیٰ دینے سے روک نہیں سکتی۔ اور عملی طور پر میں اپنے آپ کو مستعفی سمجھتا ہوں۔ اس انداز تحریر کو دیکھ کر محکمہ نہر نے آپ کے استعفیٰ کو منظور کر لیا۔ اور قادیان خدا کے مامور کی بستی میں جا کر بس جانے کی تیاری میں مشغول ہوگئے۔ گھر کا سامان جانور، گائے۔ بھینس، گھوڑی وغیرہ اور دیگر سامان کچھ لوگوں کو واپس کیا کچھ تقسیم کیا اور کچھ فروخت کر دیا۔ کچھ ضروری اسباب کو ریلوے کے ذریعہ بک کرا کر بٹالہ ریلوے سٹیشن بھیجنے کا انتظام کیا۔ ابھی آپ نے وہ مقام چھوڑا نہیں تھا کہ آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ علاقہ چھوڑنے سے پہلے میتل خاں ذیلدار سے الوداعی ملاقات کرو۔ اور اسے پھر احمدیت کا پیغام پہنچاتے جاؤ۔ اس پر ذیلدار موصوف جن کے متعلق اوپر لکھ آیا ہوں کہ بڑے رعب والے متمول زمیندار تھے والد صاحب ان سے ملنے ان کے مکان پر گئے۔ وہ حسب سابق بہت شرافت اور عزت سے پیش آیا۔ والد صاحب نے اپنے استعفیٰ اور قادیان ہجرت کر جانے کا ان سے ذکر اور ان کے علاقہ میں دو تین سال کے قیام میں ان کی طرف سے حسن سلوک کے رویہ پر شکریہ ادا کرتے ہوئے قادیان جانے کی وجہ بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے کام اور دعوے کا ان سے ذکر کیا۔ باوجود معمولی تعلیم کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بات کرنے کا سلیقہ اور بڑے بڑے لوگوں افسروں سے ملاقات کا انداز اور مؤثر گفتگو کی خاص توفیق بخشی ہوئی تھی۔ ذیلدار موصوف نے بڑی توجہ سے ساری باتوں کو سنا اور احمدیت کے متعلق اچھے جذبات کا اظہار اور کہنے لگا کہ جب آپ لوٹھڑ آئے تھے تو اکیلے احمدی تھے اب جبکہ آپ یہاں سے جا رہے ہیں دو احمدی چھوڑ چلے ہیں۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی سلطان محمود صاحب کی طرف اشارہ تھا جو والد صاحب کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔ اور دوسرے میاں غلام محمد صاحب جو وہاں محکمہ نہر میں ملازم تھے دونوں دوست والد صاحب کی تبلیغ سے احمدیت کی صداقت کو تسلیم کر چکے تھے۔ اور احمدیت کے متعلق کئی دلوں میں اچھے جذبات پیدا کر کے جا رہے ہو۔ احمدیت کو علی الاعلان ذیلدار موصوف قبول نہ کر سکے۔ لیکن سنا ہے کہ آخر وقت تک احمدیت کا احترام ان کے دل میں موجود تھا۔

قادیان کے لئے اسباب بک کر کے اپنی آبائی بستی کچھ دن کے لئے اپنے اہل و عیال کو لے کر آگئے۔ قادیان میں والد صاحب نے اپنی ملازمت کے دوران ہماری والدہ صاحبہ کے خاص تعاون اور سمجھ بوجھ سے چھوٹا سا مکان تعمیر کر لیا تھا جس کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ میں ہمارے تایا شیخ اللہ دتہ صاحب اور دوسرے میں ہم رہتے

لازمی چندہ جات کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں (ناظر بیت المال۔ آمد ربوہ)

ہمارے دادا، تایا اور برادری نے والد صاحب کو قادیان جانے سے روکا۔ ملازمت چھوڑنے پر بھی بُرا منایا۔ ہماری والدہ صاحبہ بھی رشتہ داری کے زور اور اثر کے باعث والد صاحب کے ساتھ قادیان آنے پر رضامند نہ ہوئیں۔ آخری حربہ ہمارے دادا، اور تایا اور والدہ نے اس وقت والد صاحب کو روکنے کے لئے یہ کیا کہ مجھے والد صاحب کے ساتھ کر دیا شاید پدری شفقت جوش میں آئے۔ اور والد صاحب قادیان جانے کے ارادہ سے باز آجائیں چند فرلانگ خاکسار والد صاحب کے ساتھ گیا۔

مگر وہ شخص جو عرصہ سے خدا کے مامور مسیح دوران کی محبت سے سرشار ہو کر اس کی بستی میں دھونی رما کر بیٹھنے کا عزم کر چکا تھا دنیا کی کوئی چیز اس عزم میں روک پیدا نہ کر سکی۔ خاکسار کو واپس کر دیا۔ اور اِنِّی ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ کا عملی ورد کرتے ہوئے قادیان کے لئے روانہ ہو گئے اور اپنے اہل و عیال کی محبت کو خدا اور اس کے دین کی محبت پر قربان کر دیا۔ اور حتی المقدور اپنے معاملات کو صاف کر کے یہ نیک اور بابرکت قدم اٹھایا۔

ہماری برادری کے ایک معزز رکن اور والد صاحب کے بچپن کے دوست شیخ شیر محمد صاحب جو آجکل چیچہ وطنی کے نواح میں بڑے زمیندار ہیں۔ نے گزشتہ دنوں جب ہم ایک شادی کے سلسلہ میں کمالیہ گئے اور برادری کے احباب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ بھائی صاحب نے قادیان جانے سے پہلے یہ کوشش کی کہ جن جن لوگوں سے بٹوارے کے دوران کچھ لیا۔ اپنے جانور اور دوسری اشیاء فروخت کر کے انہیں جہاں تک ممکن ہو سکا واپس کیا۔ الغرض دنیا داری کی زندگی کو آپ نے بیزار ہو کر خیرباد کہا۔ اور دینی ماحول کی محبت کی کشش نے بالآخر آپ کو قادیان کی مبارک بستی میں پہنچا دیا۔

قادیان جس دن آپ پہنچے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ جو ان دنوں حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے ملاقات ہوئی حضرت نیر صاحب نے اس خیال سے کہ ایک مستعد نوجوان دور افتادہ علاقہ سے ملازمت چھوڑ کر چلا آیا ہے کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں کہ شاید قادیان میں بہت بڑی ملازمت مل جائے گی۔ یا کاروبار کا موقعہ ملے گا۔ والد صاحب سے کہا۔ ”میاں یہ تو درویشوں کی بستی ہے۔ کوئی کام کاج وغیرہ تو یہاں ہے نہیں۔ آپ ملازمت چھوڑ کر کیوں چلے آئے۔“ والد صاحب نے سنتے ہی کہا۔ میں تو خدا اور مسیح موعود کی خاطر یہاں آیا ہوں۔ اور قادیان کی محبت کھینچ لائی ہے مجھے اگر کام نہ ملا تو ٹوکری اٹھاؤں گا لیکن قادیان میں ہی رہوں گا۔ حضرت نیر صاحب ایک نوجوان کے منہ سے یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ میاں میں نے تو آپ کا امتحان لیا تھا۔ آپ کو خدا ضائع نہیں کرے گا۔ خدا کا احسان اور اس کا بے حد شکر ہے کہ ہمارے والد صاحب نے جس نیک جذبہ سے محض خدا اور اس کے مسیح کی رضا کے لئے ہجرت کی تھی۔ خدا نے اسے قبول فرمایا اور بے شمار برکتوں سے ہمارے والد صاحب اور آپ کے جملہ اہل و عیال کو نوازا۔ اور اپنی ساری برادری اور رشتہ داروں میں خصوصی امتیازی برکت کا مقام عطا فرمایا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

قادیان ہجرت کرتے ہوئے والد صاحب نے اگرچہ بہت کوشش کی کہ ہماری والدہ قادیان میں آپ کے ساتھ آئیں لیکن اس وقت برادری اور رشتہ داروں اور عزیز قریبیوں نے والدہ کو روک دیا۔ والد صاحب قادیان میں بفضل خدا دنیاوی کاموں میں لگے رہے۔ اور تھوڑی بہت سلسلہ کی خدمت بھی جو میسر آئی انجام دیتے رہے۔ کچھ مہینے گزرنے پر والد صاحب کو تمبہ سے خط آیا۔ کہ آپ کی لڑکی سعیدہ بیگم (جو خاکسار سے چھوٹی ہیں اور ہمارے ماموں زاد بھائی شیخ محمد علی صاحب سے بیاہی ہوئی ہیں) فوت ہو گئی ہیں۔ آپ کے گھر والے بہت پریشان ہیں جلد آئیں والد صاحب نے اس خط کے ملتے ہی سب سے پہلے، تو حضرت مولوی سرور شاہ صاحب سے جنازہ غائب پڑھانے کی درخواست کی۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے کسی وجہ سے اس وقت جنازہ نہ پڑھایا۔ بچوں کی جدائی کا اب کچھ احساس اگرچہ ہونے لگا تھا۔ اور اس خبر سے صدمہ بھی ہوا۔ لیکن خدا کے حضور اپنی فریاد پیش کرتے رہے۔ خواب میں دیکھا کہ قادیان میں لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے درمیان خالی پلاٹ میں ہماری بہن سعیدہ کھیل رہی ہے صبح اٹھے تو اپنے بچپن کے دوست اور ساتھی اور برادری کے رشتہ دار مکرم شیخ شیر محمد صاحب کو جن کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں خط لکھا کہ مجھے تمبہ سے میری بیٹی سعیدہ کے فوت ہو جانے کی اطلاع ملی ہے آپ تمبہ جا کر حالات سے اطلاع دیں۔ محترم شیخ شیر محمد صاحب تمبہ پہنچے۔ ہماری والدہ اور دیگر قریبیوں سے خیریت وغیرہ معلوم کی۔ ہماری بہن کو بھی ملے۔ اور والد صاحب کو قادیان صحیح حالات سے اطلاع دی کہ سعیدہ تو خدا کے فضل سے زندہ ہے۔ مگر آپ کے قادیان چلے جانے کے باعث آپ کے گھر والے اور بچے پریشان ہیں اور اداس۔ بہتر ہے کہ آپ جلد واپس آجائیں۔ اس صورت حال کے معلوم ہونے پر سب سے پہلے آپ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ بچی زندہ ہے اور خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں لگے رہے کہ اہل و عیال سے جدائی کا دور خیریت سے گزرے اور قادیان بس جانے کے بعد کوئی لغزش نہ آئے۔ بعض اوقات بعد میں بھی ہمارے بعض رشتہ داروں نے اختیار کیں کہ کسی طرح والد صاحب قادیان سے واپس وطن چلے جائیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ والد صاحب کے پائے استقلال اور قادیان میں آباد ہو جانے کے عزم میں کوئی فرق نہ آیا۔ والد صاحب کا یہ طریق تھا کہ خود جہاں دعا کرتے اور بڑے الحاح سے کرتے وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ کو اپنے حالات سے اطلاع دیتے ہوئے دعاؤں کی درخواست کرتے رہتے۔ ان دعاؤں کی برکت سے اور والد صاحب کی استقامت نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ بالآخر والدہ صاحبہ اور بچگان قادیان آگئے۔ ہماری والدہ صاحبہ کو اللہ تعالےٰ نے احمدیت اور اخلاص کی نعمت فزوں تر عطا فرمائی۔ کہ اکثر والد صاحب کہا کرتے۔ مبارک کی والدہ تو اپنے ایمان اور اخلاص میں مجھ سے بھی بڑھ گئی ہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے آمین

نمبر شمار	اسمائے معطیان	رقم عطیہ
۱۔	مکرم محمد اکرم خان صاحب کارکن نظارت علیا	۲۵ — ۰۰
۲۔	” مرزا ممتاز احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ سابق کارکن تحریک جدید	۳۶ — ۰۰
۳	مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب گلبرگ لاہور	دو ہزار روپیہ
۴۔	” چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۳۶ ج ب ضلع لائل پور	۱۰ — ۰۰
۵۔	” غلام قادر صاحب ” ” ”	۱۰ — ۰۰
۶۔	” برکت اللہ صاحب ” ” ”	۱۰ — ۰۰
۷۔	” راجہ فضل الٰہی صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۳۰ — ۰۰
۸۔	” قریشی محمد عظیم صاحب راولپنڈی	۵۰۰ — ۰۰
۹۔	” حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ خود ۵۰ / اہلیہ و بچگان ۵۰ / والدین مرحوم ۱۰	۱۱۰ — ۰۰
۱۰۔	” چوہدری فرزند علی صاحب رحمت بازار ربوہ	۶۰۰ — ۰۰
۱۱۔	” سلطان احمد صاحب آف احمد آباد حال رحمت بازار ربوہ	۲۰ — ۰۰
۱۲۔	” شیخ محمد اسمٰعیل صاحب منجانب شیخ غلام محمد صاحب مرحوم والد خود	۱۰ — ۰۰
	” بشریٰ زاہدہ مرحومہ دختر	۵ — ۰۰
۱۳۔	” بیگم صاحبہ ڈاکٹر حافظ بدرالدین صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ منجانب دادی جان و ماں جان	۲۰ — ۰۰
۱۴۔	” بریگیڈیر اقبال احمد شمیم صاحب سیالکوٹ چھاؤنی معہ بیگم صاحبہ	دو ہزار دو سو روپے
۱۵۔	” میجر منظور احمد صاحب کراچی حال لاہور چھاؤنی	ایک ہزار آٹھ سو ”

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

کامیابی کی راہیں (انگریزی) کی دوبارہ اشاعت

الحمد للہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیابی کی راہیں حصہ اوّل کا انگریزی ترجمہ LESSON ON ISLAM کے نام سے دوبارہ شائع کر دیا ہے یہ کتاب اسلام کے تعارف کے علاوہ مکمل نماز باترجمہ اور دیگر ضروری امور پر مشتمل ہے۔ تمام ارکان نماز کی ادائیگی کا طریق تصاویر کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے۔ یہ کتاب نومسلموں اور انگریزی دان طبقہ کے لئے بہت مفید اور معلوماتی ہے۔ بیرونی ممالک کے احمدیوں کو تبلیغ اور تربیت کے سلسلہ میں خاص طور پر اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ یہ کتاب اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ سے مل سکتی ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی سولھویں تربیتی کلاس کے شب و روز

مکرم شیخ منور شمیم صاحب خالد ایم اے مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک لازوال صداقت ان الفاظ میں بیان فرمائی "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں"۔ لاریب! جب تک قومی مقصد و نصب العین کو سامنے رکھکر نئی نسل کی صحیح لائنوں پر تربیت کا مسلسل اہتمام نہ کیا جائے۔ مستقبل کے بارہ میں بلند توقعات قائم نہیں رکھی جا سکتیں قومی مستقبل تبھی ماضی و حال کے فخر و مباہات کا صحیح معنوں میں وارث ہو سکتا ہے۔ جبکہ نوجوانوں کی اصلاح و تربیت کو ایک مستقل پروگرام کے طور پر اختیار کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کے روز اول ہی سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بار بار اور تاکید کے ساتھ احباب جماعت کو مختلف دور رس اسکیموں اور پروگراموں کے ذریعہ نئی نسل اور نوجوان پود کی اصلاح و تربیت سے مستقبل کو درخشاں تر بنانے پر زور دیتے چلے آ رہے ہیں وقف عارضی "تعلیم القرآن کلاس" قرآن پاک کے پڑھنے پڑھانے / وقف جدید میں اطفال الاحمدیہ کا حصہ خدمت خلق کی سرگرمیوں کو وسیع تر کرنے کی تجویز دن میں تین سو بار درود دعا پڑھنا وغیرہ وغیرہ وہ چند اسکیمیں ہیں جن کے تھوڑے عرصہ میں ہی حیران کن نتائج برآمد ہوئے اور انشاء اللہ تا قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان بنیادی اہمیت کے پروگراموں میں مجلس خدام الاحمدیہ بھی سرگرم عمل ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ بہت مفید نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

اس تربیتی و اصلاحی سلسلہ کی ایک کڑی کے طور پر آجکل ایوانِ محمود کے وسیع و عریض ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سولھویں تربیتی کلاس جاری ہے۔ جس کا افتتاح مورخہ ۱۰ ؍ وفا کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اس کی مختصر تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ ۱۹۶۶ء کے بعد جب کہ صرف ۴۰ مجالس کی اس کلاس میں نمائندگی ہوتی مجالس اور خدام کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اور امسال مجلس مرکزیہ کی کوششوں میں خدا تعالیٰ نے برکت ڈالی اور اتنی کثیر تعداد میں خدام و اطفال شریک ہوئے اور اتنی مجالس کو نمائندگی ملی کہ اس سے قبل اتنی کامیابی کبھی حاصل نہ ہوئی آج کلاس شروع ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا ہے اور آج کی رپورٹ کے مطابق اس وقت تک کل ۱۹۱ مجالس کی نمائندگی ہو رہی ہے کل ۳۳۵ خدام شریک ہو رہے ہیں اطفال کی تعداد ۲۴ ہے بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث چند خدام کو واپس اپنے گھروں کو لوٹنا پڑا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک کل ۳۵۴ تربیتی کلاس میں شامل ہو کر استفادہ کر رہے ہیں جبکہ آج سے تین سال قبل خدام کی تعداد سو سوا سو کے لگ بھگ رہتی تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تربیتی کلاس کے طلباء اپنے دن کی ابتداء علی الصبح ساڑھے تین بجے کرتے ہیں جبکہ ناظمین و نائبین اصحاب نماز تہجد کیلئے سب کو بیدار کرتے ہیں۔ سوا چار بجے سے پانچ بجے تک سب نماز فجر اور تلاوت کلام پاک میں مصروف نظر آتے ہیں پھر ساڑھے پانچ بجے تک اجتماعی ورزش کا پروگرام ہوتا ہے۔ اس کے بعد سات بجے تک ناشتہ اور تیاری کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ ٹھیک سات بجے سب ایوانِ محمود میں جمع ہو جاتے ہیں اور پونے آٹھ بجے تک مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر درس قرآن پاک دیتے ہیں۔ پونے آٹھ سے سوا آٹھ بجے تک مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر درس حدیث شریف کی کلاس لیتے ہیں۔ جسے طلباء دلچسپی سے سنتے ہیں۔ پھر آدھ گھنٹہ کے لئے مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف علم کلام پر لیکچر دیتے ہیں۔ پونے نو سے سوا نو بجے تک ابتدائی طبی امداد اور شہری دفاع پر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب اور مکرم محمد احمد صاحب انور طلباء کی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح درس کتب حضرت مسیح موعود دیتے ہیں۔ مکرم مولوی صالح محمد صاحب پون گھنٹہ طلباء کو صحیح قرأت کی مشق کراتے ہیں۔ پھر ساڑھے دس سے گیارہ بجے تک مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر رد عیسائیت پر طلباء کو دلائل سکھاتے ہیں۔ قواعد عربی پر مکرم مولوی عبد الغفار صاحب اور فقہ کے موضوع پر مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی لیکچر دیتے ہیں۔ بارہ بجے سے چار بجے تک کھانا نماز ظہر اور آرام کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے۔ چار بجے سے پانچ بجے تک طلباء کو مکرم مولوی عبد الشکور صاحب تقریر کی مشق کراتے ہیں۔ نماز عصر کے بعد نصف گھنٹہ کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب انصاری مہتمم صنعت و حرفت دلچسپی رکھنے والے طلباء کو صنعت و حرفت کی تربیت دیتے ہیں اور پھر ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے سات بجے تک طلباء کھیل کے میدانوں میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء کھانے سے فارغ ہو کر طلباء سوا نو بجے پھر ایوانِ محمود میں شبینہ اجلاس کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ جس میں مرکزی مجلس عاملہ کے مہتممین کے زیر صدارت ہر روز ایک فاضل مقرر علمی موضوع پر طلباء سے خطاب کرتے ہیں۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اس وقت تک مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے بعنوان "اسلام اور اشتراکیت" مکرم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی نائب وکیل التبشیر بعنوان "اصلاح و ارشاد کا طریق" — مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ بعنوان "سیرت آنحضرت صلعم بلحاظ عبادت الٰہی" مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بعنوان "اسلامی معاشرتی آداب" مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ بعنوان "تحریک جدید کے مطالبات" مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد بعنوان "ہستی باری تعالیٰ" مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے بیرونی ممالک اور قادیان کی مقدس بستی کی سلائیڈز (تصاویر) دکھائیں۔ علمی پروگرام کے بقیہ حصہ میں مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا بعنوان "غیر مبائعین کا موقف" مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی تعلیم الاسلام کالج ربوہ بعنوان "حب الوطن من الایمان" مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل بعنوان "کسر صلیب" مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ بعنوان "برکات خلافت" تقریر کریں گے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید سلائیڈز کے ذریعہ طلباء کو تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کریں گے۔ آخری روز سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی ایک تاریخی تقریر کا ریکارڈ سنایا جائے گا اور پھر طلباء کا تحریری امتحان منعقد ہوگا۔

۲۴ ؍ تاریخ کو دریائے چناب پر ایک تفریحی پروگرام ہوگا اور اس سے اگلے روز تمام طلباء کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت ہوگی۔ اس طرح سولھویں تربیتی کلاس انجام پذیر ہو جائیگی انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب طلباء کو جنہیں مرکز میں چند دن رہائش اختیار کرنے اور علم قرآن اور علم دین سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور خود فائدہ اٹھانے و دوسروں کو مستفیض کرنے کی ان میں صلاحیت پیدا فرمائے تاکہ مستقبل میں عائد ہونے والی قومی ذمہ داریوں سے وہ بفضلہ احسن طور پر عہدہ برآ ہو سکیں تا کاروانِ احمدیت آگے ہی آگے اپنی منزل مقصود کی طرف کامیابی سے رواں دواں رہے۔ آمین ثم آمین۔

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ مومن آباد لائلپور

مجلس خدام الاحمدیہ ماہ احسان (جون) کی رپورٹ کارگزاری بھجوائیں (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال / سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۵۰

میں طاہرہ سلطانہ زوجہ چوہدری عبد اللطیف صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ......۵۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ۲۳ تولے

مالیتی اندازاً ......۳۶۸۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ طاہرہ سلطانہ زوجہ چوہدری عبد اللطیف دار الرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد: محمد حبیب جلال الدین کارکن دفتر تعلیم۔

گواہ شد: عبد اللطیف خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۶۵۱

میں مبارکہ فردوس بنت محمد حسن صاحب فاضل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میاں چنوں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- زیورات طلائی ۱/۲ ۲ ماشے تولے ۴۰۰

۲- نقد ۱۵۰

کل جائیداد ۵۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارکہ فردوس

گواہ شد: عبد الوحید لاٹ نمبر ۲ چک $\frac{105}{15-L}$ ضلع ملتان

گواہ شد: عبد الحفیظ چوہدری لیکچرار ایم سی کالج میاں چنوں

مسل نمبر ۱۹۶۵۲

میں فضل دین ولد محمد بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن پھیرو چیچی ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: فضل الدین ولد محمد بخش صاحب پھیرو چیچی

گواہ شد: عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پھیرو چیچی۔

گواہ شد: محمد رمضان ولد اللہ بخش سیکرٹری مال پھیرو چیچی۔

مسل نمبر ۱۹۶۵۳

میں فرحت صادقہ زوجہ شیخ عبد السمیع احمد صاحب۔ قوم شیخ فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱-۴-۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند......۱۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ۵ تولے قیمتی -/۳۱۵ روپے ۱۲ رر

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فرحت صادقہ ۹۳ بہادر یار جنگ سوسائٹی بلاک ۷ کراچی ۵

گواہ شد: سید مبارک احمد شاہ سرور۔ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: شیخ عبد السمیع احمد خاوند موصیہ۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر بہنیں بھی ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے نمایاں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کو حاصل کریں۔

۱۷ - محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیگم نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب میرآباد۔ حیدرآباد سندھ (مزید) .. ـــ ۳۰۰

۲۷ - محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کراچی .. ـــ ۳۰۰

۳۷ - محترمہ فضل بیگم صاحبہ بیگم محمد ابراہیم صاحب بلوکالونی جی۔ ٹی روڈ نزد دھوبی گھاٹ لاہور .. ـــ ۳۰۰

۴۷ - مکرم ماسٹر شریف احمد شیخوپوریہ باٹا پور لاہور منجانب والدہ حاکم بی بی صاحبہ مرحومہ .. ـــ ۳۱۳

۵۷ - محترمہ فاطمہ یاسمین صاحبہ اسسٹنٹ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پارہ چنار .. ـــ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۶۹-۷-۲۲ بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ایڈیشنل ناظر امور عامہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۶۹-۷۰ $\frac{69-70}{48-49}$ ہش کے بجٹ ارسال کریں

قائدین خدام الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ سال $\frac{69-70}{48-49}$ ہش کے بجٹ ۳۱ ر اگست سے قبل تشخیص کر کے مرکز کو ارسال کریں۔ بجٹ فارم قائدین مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن
کی
سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب جماعت احمدیہ کراچی نے سو فیصد ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرماوے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے آمین۔ اب تک ان کو ملا کر ۲۰۷ احباب جماعت احمدیہ کراچی اپنا چندہ سو فیصد ادا کر چکے ہیں۔

نمبر شمار	نام	حلقہ	رقم ادا کردہ
۱	مکرم شیخ وحید الدین صاحب	اے بی سینا لائن	۱۰۱-۰۰ روپے
۲	؍ مرزا ناصر الاسلام صاحب	؍	۳۰۰-۰۰ روپے
۳	؍ ملک خالق داد خان صاحب	؍	۶۰۰-۰۰ روپے
۴	؍ ملک مظفر احمد صاحب	؍	۷۵-۰۰ روپے
۵	؍ صوبیدار میجر محمود احمد صاحب بٹ	؍	۵-۰۰ روپے
۶	؍ چوہدری احمد جان صاحب	پیر کالونی	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۷	؍ شیخ عبد الکریم صاحب	؍	۷۵-۰۰ روپے
۸	؍ شیخ محمد حسین صاحب	؍	۷۵-۰۰ روپے
۹	؍ خواجہ سعید احمد صاحب	؍	۳۰۰-۰۰ روپے
۱۰	اہلیہ صاحبہ ؍		
۱۱	محترمہ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ	؍	۳۰۳-۰۰ روپے
۱۲	مکرم غلام جیلانی صاحب	جنوبی	۱۰-۰۰ روپے
۱۳	؍ محمد صالح صاحب	؍	۶۰-۰۰ روپے
۱۴	؍ نصیر احمد صاحب	؍	۳۰-۰۰ روپے
۱۵	؍ میر امان اللہ صاحب	جیکب لائن	۳۰۰-۰۰ روپے
۱۶	؍ میر حبیب اللہ صاحب	؍	۳۰-۰۰ روپے
۱۷	محترمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ	؍	۵۰۰-۰۰ روپے
۱۸	مکرم حمید احمد صاحب ایم ایس سی	دستگیر سوسائٹی	۴۰۰-۰۰ روپے
۱۹	؍ چوہدری محمد صادق صاحب	؍	۳۵۰-۰۰ روپے
۲۰	؍ چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر	؍	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۲۱	؍ چوہدری ناصر احمد صاحب آف پی آئی اے	؍	۹۰۰-۰۰ روپے
۲۲	محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب	؍	۱۰۰-۰۰ روپے
۲۳	مکرم محمد عظیم شاد صاحب	ڈرگ روڈ	۵۰-۰۰ روپے
۲۴	؍ رشید احمد صاحب ساقی	؍	۱۰-۰۰ روپے
۲۵	؍ شمس الدین التمش صاحب	؍	۱۵۰-۰۰ روپے
۲۶	؍ چوہدری نسیم احمد صاحب ناصر	ڈرگ کالونی	۲۵۰-۰۰ روپے
۲۷	؍ چوہدری علی محمد صاحب		۵۰-۰۰ روپے
۲۸	؍ محمد شفیق صاحب	رام سوامی	۳۰۰-۰۰ روپے
۲۹	؍ شاہد شفیق	؍	۵۰-۰۰ روپے
۳۰	؍ زاہد شفیق	؍	۵۰-۰۰ روپے
۳۱	والدین مکرم ماسٹر امین صاحب عباسی	؍	۲۰-۰۰ روپے
۳۲	اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	؍	۲۰-۰۰ روپے
۳۳	بچگان ؍ ؍	؍	۱۰-۰۰ روپے
۳۴	مکرم مرزا عبد الرشید بیگ صاحب	؍	۵۰۰-۰۰ روپے
۳۵	محترمہ حمزہ عنایت اللہ صاحب	؍	۱۲-۰۰ روپے
۳۶	؍ بشریٰ عنایت اللہ صاحب	؍	۱۲-۰۰ روپے
۳۷	؍ امۃ اللہ بیگم غلام حسین صاحب مرحوم	؍	۲۰-۰۰ روپے
۳۸	؍ محمودہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	؍	۱۰۰-۰۰ روپے

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ کے اور بغیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میرے بھانجے کیپٹن چوہدری داؤد احمد صاحب ابن چوہدری محمد اکرم خان صاحب حیدرآباد کا نکاح میری بھانجی عزیزہ بشریٰ شہناز دختر چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور بعوض مبلغ دس ہزار حق مہر پر مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب مسجد احمدیہ گنج مغل پورہ نے ۱۷؍۶۹ کو پڑھا بارات محترم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی کی معیت میں ۱۷؍۶۹ کو لاہور پہنچی۔ دوسرے دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ خاکسار نے دعا کرائی۔ جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

(خاکسار محمد خان چوہدری علی پور ضلع ملتان۔ حال ربوہ)

نمبر شمار	نام	حلقہ	رقم ادا کردہ
۳۹	محترمہ اہلیہ چوہدری ظفر الحسن صاحب مرحوم	رام سوامی	۱۰-۰۰ روپے
۴۰	مکرم خواجہ عبد القیوم صاحب	سعود آباد	۱۵۰-۰۰ روپے
۴۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد شفیع ہاشمی صاحب	؍	۱۰۱-۰۰ روپے
۴۲	مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب	؍	۱۰-۰۰ روپے
۴۳	محترمہ لیڈی ڈاکٹر سکندر فرحت صاحبہ	؍	۳۰-۰۰ روپے
۴۴	مکرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی	صدر	۳۱۳-۰۰ روپے
۴۵	؍ ملک عبد الغفور صاحب	؍	۲۲-۰۰ روپے
۴۶	؍ سید محمود احمد صاحب	؍	۳۶۵-۰۰ روپے
۴۷	محترمہ مبارکہ محمود صاحبہ اہلیہ محمود احمد عرفانی مرحوم	؍	۲۰-۰۰ روپے
۴۸	مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب	کورنگی کریک	۱۰-۰۰ روپے
۴۹	؍ طفیل احمد اختر صاحب قریشی	دیجگان لانس روڈ	۱۸۰-۰۰ روپے
۵۰	محترمہ اہلیہ صاحبہ	؍	۵۰-۰۰ روپے
۵۱	مکرم محمد حسین صاحب لکھنوی	؍	۷۰۰-۰۰ روپے
۵۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ ؍	؍	۴۰۰-۰۰ روپے
۵۳	؍ مریم عثمان صاحبہ	؍	۸۰۰-۰۰ روپے
۵۴	؍ اختر عثمان صاحبہ	؍	۵۰۷-۰۰ روپے
۵۵	؍ سکینہ عثمان صاحبہ	؍	۶۰۰-۰۰ روپے

(باقی)

تاریخ میں پہلی بار انسان چاند کی سطح پر اُتر گیا

خلائی گاڑی کے اترنے سے چاند کی تسخیر کے صدیوں پرانے خواب کی تعبیر منصۂ شہود پر آگئی

چاند کی تسخیر انسانی تاریخ کا ایک اہم موڑ ہے (لارڈ برنارڈ لوول)

ہوسٹن ۲۱ جولائی (۷ بجے صبح)۔ تاریخ میں پہلی بار انسان چاند کی سطح پر اتر گیا ہے اور اس طرح چاند پر انسان کے پہنچنے کے صدیوں پرانے خواب کی تعبیر منصۂ شہود پر آگئی ہے امریکی خلائی جہاز اپالو گیارہ کی قمری گاڑی "عقاب" خلاباز آرمسٹرانگ اور خلاباز ایلڈرن کو لے کر ۲۰ اور ۲۱ جولائی کی درمیانی رات مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ایک بج کر ۱۷ منٹ پر چاند کی سطح پر اتر گئی۔ گاڑی چاند پر بحر سکوت کے مقررہ علاقے میں اتری۔ چاند پر اترنے کا یہ آخری مرحلہ خاصا نازک اور مشکل تھا گاڑی رات گیارہ بج کر بارہ منٹ پر خلائی جہاز سے علیحدگی کے دو گھنٹہ بعد چاند پر اتری۔

اس تاریخی واقعہ سے ذرا پہلے خلابازوں کی زمین پر ہوسٹن کے کنٹرول مرکز کے افسروں سے بات چیت ہوئی جس میں انہوں نے چاند کی سطح کو انتہائی قریب سے دیکھنے اور اس پر اترنے کے آخری مرحلہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہوں نے چاند پر اترنے سے معاً قبل دس منٹ کے اندر اندر بتایا کہ چاند کی سطح پر ہمارے قریب بڑی بڑی چٹانیں ہیں اور ایک میل دور ایک پہاڑی نظر آرہی ہے۔ چاروں طرف سطح چاند پر گہرے گڑھے ہیں جنہیں باآسانی شناخت کیا جا سکتا ہے۔ چاند کی سطح عام طور پر سرمئی رنگ کی ہے جس میں کہیں کہیں سفید دھبے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ چاند کی کشش ثقل جو کرۂ ارض کی کشش ثقل کے چھٹے حصہ کے برابر ہے ہمارے لئے کسی مشکل کا باعث نہیں بن رہی۔ اور ہماری گاڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ چاند کی سطح کے قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔ بعد ازاں قمری گاڑی کے چاند پر اترنے کے کچھ دیر بعد ہوسٹن کے کنٹرول مرکز نے اعلان کیا کہ گاڑی بسہولت چاند کی سطح پر پہنچ گئی ہے تیسرا خلاباز کولنز خلائی جہاز میں ہی ہے۔ اور چاند سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر چاند کے گرد برابر گردش کر رہا ہے۔

خلاباز آرمسٹرانگ اور خلاباز ایلڈرن جو قمری گاڑی میں بیٹھ کر چاند پر اتر چکے ہیں اپنے مقررہ وقت سے پانچ گھنٹے پیشتر یعنی مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق آج (۲۱ جولائی کی) صبح چھ بجے قمری گاڑی سے باہر نکل کر سطح چاند پر چہل قدمی کرنے والے تھے۔ لیکن اس بارہ میں ابھی کوئی معین اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

خلاباز آرمسٹرانگ چاند کی سطح پر قدم رکھنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کریں گے کہ وہ چاند کی مٹی کا نمونہ اٹھا کر اپنے خلائی لباس کے پائنچے کی ایک جیب میں رکھیں گے اس کے بعد آرمسٹرانگ اور ایلڈرن دونوں مل کر مٹی اور پتھروں وغیرہ کے اور نمونے جمع کریں گے۔ وہ وہاں پر کئی سائنسی تجربے بھی کریں گے وہ ایک زلزلہ پیما آلہ چاند کی سطح پر نصب کریں گے جو چاند کی سطح کے نیچے پیدا ہونے والے ارتعاش وغیرہ کا پتہ بتائے گا نیز وہ ایک آئینہ بھی نصب کریں گے جو زمین سے چاند پر پھینکی جانیوالی شعاعوں کے انعکاس کو واپس زمین کی طرف بھیجے گا۔

حضرت منشی عبدالحق صاحب خوشنویس وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۱ وفا (جولائی) نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت منشی عبدالحق صاحب خوشنویس ۳۰ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء کو سول ہسپتال ایبٹ آباد میں بعمر قریباً ۹۲ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وہاں اپنے فرزند مکرم حافظ عطاء الحق صاحب کے پاس گئے ہوئے تھے۔

حضرت منشی صاحب مرحوم کے فرزند اکبر مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب جو حضرت منشی صاحب مرحوم کی وفات سے قبل ایبٹ آباد پہنچ گئے تھے ۲۰ جولائی کی رات کو ۹ بجے شب جنازہ ایبٹ آباد سے ربوہ لائے ۲۱ جولائی کو ۹ بجے صبح امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر مرحوم کی نعش کو قطعۂ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

حضرت منشی صاحب مرحوم ۱۸۹۷ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ بہت باکمال خوشنویس تھے۔ آپ نے اوائل میں روزنامہ الفضل میں کتابت کے فرائض سرانجام دیئے نیز تفسیر کبیر اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد دیگر تصانیف کی کتابت کرنے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔ پیرانہ سالی کے باوجود تفسیر صغیر کے طبع اول میں قرآن مجید کے عربی متن کی کتابت آپ ہی نے کی تھی تو آپ شروع سے قادیان میں مقیم تھے لیکن ۱۹۲۸ء میں آپ اپنے اہل و عیال کو بھی قادیان لے آئے تھے۔ اور وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ بہت خوش خلق، کم گو، عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے فرزند اکبر مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کو شروع ہی سے دینی تعلیم دلوائی۔ اور پھر فارغ التحصیل ہونے پر انہیں خدمت اسلام کے لئے وقف کیا چنانچہ مکرم مولوی صاحب موصوف اس وقت سے ہی مرکز سلسلہ میں اہم دینی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں۔

حضرت منشی صاحب مرحوم نے چار لڑکے چار لڑکیاں نیز ۳۷ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں آپ کے فرزندان میں مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کے علاوہ مکرم حافظ عطاء الحق صاحب ایبٹ آباد، مکرم سراج الحق صاحب خوشنویس قادیان (حال مقیم حیدر آباد دکن) اور مکرم محمد احمد الحق صاحب چٹا گانگ شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت منشی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور جملہ دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں اللہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ہوسٹن ۲۱ جولائی۔ روس کا خلائی جہاز لونا ۱۵ ابھی تک چاند کے مدار میں چکر لگا رہا ہے اور ماسوا چاند سے صرف دس میل کے فاصلہ پر گردش کر رہا ہے۔

مریخ کی تسخیر کی راہ ہموار ہو گئی ہے

مشہور برطانوی ماہر فلکیات برنارڈ لوول نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ چاند پر انسان کا نزول انسانی تاریخ میں ایک عظیم موڑ ثابت ہوگا تاہم انہوں نے کہا انسانی معاشرے کے لئے اس کے نتائج کی پیش بینی کرنا بہت مشکل ہے۔ پروفیسر لوول مانچسٹر کے نزدیک جوڈرل بنک کی فلکیاتی مشاہدہ گاہ کے سربراہ ہیں جمعہ کے روز صدائے امریکہ سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ چاند پر انسانی نزول کی اہمیت محض یہ نہیں کہ وہ اپنے ہمراہ چاند کے پتھر لائیں گے اور ان کا تجزیہ کیا جائے گا۔ اگرچہ سائنسی لحاظ سے یہ اہم چیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ میں پہلی بار انسان نظام شمسی کے ایک اور سیارہ کی کشش کے زیر اثر قیام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کارنامہ سے وسیع امکانات کے لئے راہ ہموار ہو جائے گی۔ نہ صرف یہ کہ چاند کی چھان بین کی جاسکے گی اور وہاں سائنسی تجربات اور آلات رکھے جائیں گے بلکہ ۱۵ یا ۲۰ سال کے دوران مریخ پر انسان بردار مہموں کا امکان بھی پیدا ہو جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴